7 مالی شمولیت اور مالی استحکام

پاکستان نے مالی شمولیت کے شعبے میں طویل سفر طے کرلیا ہے اور آج برانچ لیس بینکاری اور ایم والٹ کھاتے ملک کے دور دراز علاقوں تک پہنچ گئے ہیں ۔ خرد مالکاری (مائیکروفنانس) بینکاری شعبہ جو مالی شمولیت کے میدان کا اہم فریق ہے 2018ء کے دوران معیشت کی عمومی سست رفتاری کے باوجود زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کررہا ہے ۔ مائیکروفنانس بینکوں کی اثاثہ جاتی بنیاد ، امانتیں اور قرضے حوصلہ افزا نمو دکھا رہے ہیں اور شرح کفایت سرمایہ (CAR) بہتر ہوئی ہے ۔ بڑھتی ہوئی مالی شمولیت مالی استحکام کے تناظر میں زیادہ باعث تشویش نہیں ہے ۔

2018ء کے دوران پاکستان نے مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کا نئے عزم کے ساتھ دوبارہ آغاز کیا ۔ ۔ ۔

پاکستان مالی شمولیت کے لیے ساز گار اور موزوں پالیسی اور ضوابطی ڈھانچے کی فراہمی کے بانیوں میں سے ہے۔ بلند مالی شمولیت کے فوائد کے پیش نظر (**دیکھیے باکس 6**) شمولیتی مالکاری سے پاکستان کی طویل وابستگی کو 2015ء میں مالی شمولیت کی ایک جامع قومی حکمت عملی (NFIS) کا روپ دیا گیا۔

مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کی بنیاد چار محرکات پر ہے: (i) ڈجیٹل لین دین کے کھاتوں کا فروغ اور بھاری ادائیگیوں کے ذریعے پیش رفت، (ii) رسائی کے مقامات کی توسیع اور تنوّع، (iii) مالی خدمات فراہم کرنے والوں کی استعداد میں بہتری، اور (iv) مالی آگاہی اور صلاحیت کی سطح میں اضافہ۔ ہر زمرے کے تحت ایک مجموعی اہداف مقرر کیا گیا ہے جو 2020ء تک حاصل کیے جانے ہیں۔ نئی حکومت کے از سر نو عزم کے طفیل 2018ء کے دوران سودن کے ایجنڈے کے تحت مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کے مختلف اہداف کے حجم پر نظر ثانی کی گئی ہے اور مہلت بڑھا کر 2023ء کر دی گئی ہے (**دیکھیے تصویر**)۔

مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی میں تمام ممکنہ راہیں استعمال کی جائیں گی ۔ ۔ ۔

ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ بینکاری خدمات سے محروم افراد کو یہ خدمات فراہم کرنے کی ذمہ داری صرف خرد مالکاری اداروں پر عائد ہوتی ہے۔ درحقیقت بینکوں اور غیر بینکوں سمیت تمام مالی اداروں کو مالی گہرائی اور وسعت بڑھانے میں کردار ادا کرنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی مالی شمولیت حکمت عملی میں رسائی بڑھانے کے لیے تمام ممکنہ راستوں کو شامل کیا گیا ہے۔

Exhibit: Revised Targets under NFIS

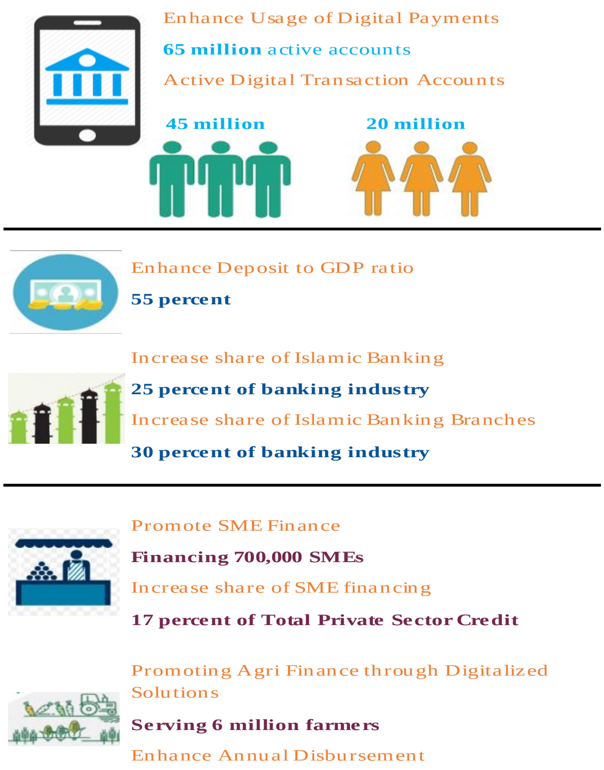

کمرشل بینک مالی شمولیت کے ایجنڈے کو بڑھا رہے ہیں گو کہ کم رفتار سے ۔ ۔ ۔

قومی مالی شمولیت حکمت عملی کے تحت اہداف کے حصول کے لیے بینک برانچ نیٹ ورک، امانتوں کی بنیاد اور ایس ایم ای، مکانانی اور زرعی شعبوں کو مالکاری بڑھانے میں بھی مدد دے رہے ہیں۔ 2018ء کے دوران بینکوں نے اپنا برانچ نیٹ ورک 5 فیصد بڑھا کر 15346 کرلیا ہے۔[243] ایس ایم ای مالکاری کے تحت قرض لینے والوں کی تعداد 8.7 فیصد بڑھ کر 177796 ہوگئی ہے جبکہ مالکاری 12.39 فیصد بڑھ گئی ہے۔

[243] اسٹیٹ بینک کی برانچ لائسنسنگ پالیسی کے تحت برانچوں کی ہیئت ترکیبی اس طرح ہونی چاہیے کہ بڑے شہروں میں 49 فیصد، دیگر شہروں میں 29 فیصد، دیہی اور کم بینکاری سہولتوں والے علاقوں میں 17 فیصد اور بینکاری سہولتوں سے بالکل محروم علاقوں میں 5 فیصد برانچیں ہونی چاہئیں۔ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 4 برائے 2016ء جو اس لنک پر دستیاب ہے: http://www.sbp.org.pk/bprd/2016/C4.htm

تاہم مکاناتی مالکاری میں کمی آئی ہے اور 2018ء کے دوران اس کی نمو 21.62 فیصد ریکارڈ کی گئی جبکہ پچھلے سال 31.85 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دیگر وجوہ کے علاوہ لگتا ہے کہ دشوار معاشی ماحول مکاناتی مالکاری کو متاثر کررہا ہے۔ تاہم قرض لینے والوں کی تعداد میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے اور 2018ء میں وہ 9 فیصد بڑھ کر 16320 تک پہنچ گئی ہے۔ دوسری جانب زرعی مالکاری 2018ء میں 2.44 فیصد گھٹ گئی ہے (**دیکھیے باب 3.1**)۔

مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کی رفتار قائم رکھنے کی ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ترجیحی شعبہ جاتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے 2023ء تک مجموعی نجی شعبے کے قرضے کے 17 فیصد کے مساوی ایس ایم ای مالکاری کا ہدف حاصل کرنے کے لیے بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو اشارتی اہداف دیے ہیں۔ جہاں تک سستی ہاؤسنگ کا تعلق ہے، اسٹیٹ بینک نے رعایتی نرخ پر "خصوصی اجزا کے لیے سستی ہاؤسنگ کے لیے مالکاری سہولت" کا اعلان کیا ہے۔[244] ان کاوشوں میں اضافے کے لیے مالی خواندگی کا ایک قومی پروگرام (این ایف ایل پی) شروع کیا گیا ہے۔

خردمالکاری شعبہ پاکستان میں مالی شمولیت کے میدان کا سب سے بڑا فریق ہے۔۔۔
پاکستان میں مالی شمولیت کے حوالے سے خردمالکاری بینکوں کی حیثیت مرکزی نوعیت کی ہے۔ خردمالکاری شعبے کا تقریباً 70 فیصد خردمالکاری بینکوں پر مشتمل ہے جس کے بعد خردمالکاری اداروں کو نمبر آتا ہے جن کا حصہ 20 فیصد ہے۔[245]

2018ء کے دوران خردمالکاری بینکوں کے اثاثے 32.7 فیصد بڑھ گئے جبکہ کمرشل بینکوں کے اثاثوں میں 7 فیصد اضافہ ہوا (**جدول 7.1** اور **چارٹ 7.1**)۔ چنانچہ 2018ء کے دوران بینکاری شعبے کے مجموعی اثاثوں میں خردمالکاری بینکوں کا حصہ بڑھ کر 1.62 فیصد ہوگیا جبکہ 2017ء میں 1.31 فیصد تھا (2014ء میں یہ 0.57 فیصد رہا تھا)۔

2018ء کے دوران خردمالکاری بینکوں کے قرضوں میں 38.6 فیصد کی بھرپور نمو دیکھی گئی جبکہ قرضوں کی تعداد بھی 40 فیصد بڑھ کر 20 لاکھ ہوگئی۔ نتیجتاً 2018ء کے دوران خردمالکاری بینکوں کے قرضے بڑھ کر شعبہ بینکاری کے قرضوں کا 2.25 فیصد ہوگئے جبکہ 2017ء میں 1.99 فیصد تھے۔

جدول 7.1: مالی صحت کے اظہاریے

	2014ء	2015ء	2016ء	2017ء	2018ء
کلیدی متغیرات (ارب روپے)					
مجموعی اثاثے	70	97	170	247	328
سرمایہ کاریاں (خالص)	15	13	33	49	55
قرضے (خالص)	37	55	88	134	185
امانتیں	43	63	120	186	239
مالی اداروں سے قرض گیری	9	11	14	14	21
مالی اداروں کو قرض گاری	1	3	2	5	11
ایکویٹی	15	18	24	33	49
منافع قبل از ٹیکس	2	3	4	8	8
منافع بعد از ٹیکس	1	2	3	5	5
غیر فعال قرضے	0	1	2	2	5
غیر فعال قرضے (منہا تموین)	0	0	0	(1)	0
مالی صحت کے کلیدی اظہاریے (فیصد)					
غیر فعال قرض تا قرض (کل)	1.16	1.32	2.45	1.50	2.52
غیر فعال قرض تا خالص قرض	0.13	0.16	0.34	(0.38)	0.20
غیر فعال قرضے تا سرمایہ	0.34	0.47	1.20	(1.49)	0.74
تموین تا غیر فعال قرضے	88.72	88.26	86.36	124.60	92.06
اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	1.74	2.45	2.08	2.60	1.40
ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	7.97	11.99	12.51	18.81	9.42
شرح کفایت سرمایہ	37.70	29.12	23.71	21.44	22.65
قرض تا امانت تناسب	85.4	86.7	73.0	72.0	77.69

ماخذ: اسٹیٹ بینک

چارٹ 7.1: مائیکروفنانس بینکوں کی نمو بمقابلہ کمرشل بینکوں کے اثاثے

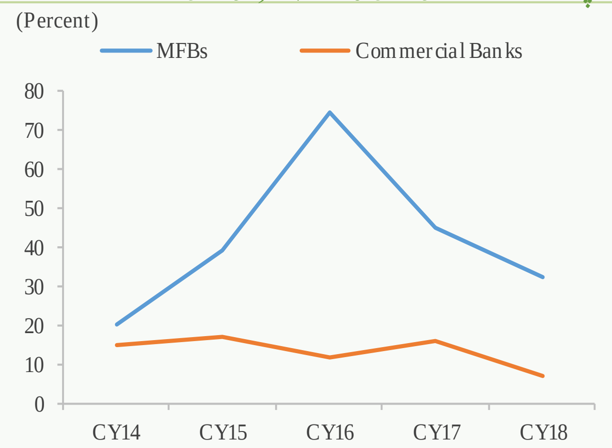

Source: SBP

[244] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کا سرکلر نمبر 5 برائے 2019ء جو اس لنک پر دستیاب ہے:
http://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2019/C5.htm

[245] مائیکروفنانس کنیکٹ سہ ماہی جائزہ

خردمالکاری بینک اپنا وساطتی کردار بخوبی نبھا رہے ہیں اور 2018ء میں قرضوں اور امانتوں کا تناسب 5.7 فیصدی درجے بہتر ہو کر 77.7 فیصد ہو گیا۔ دیگر عوامل کے علاوہ یہ بہتری بھی خردمالکاری بینکوں کے کلائنٹس کی تعداد میں 20 فیصد نمو کے طفیل آئی ہے جو 2018ء میں بڑھ کر 3169785 ہو گئی ہے۔

خردمالکاری بینکاری کا شعبہ پختہ ہورہا ہے ---

خردمالکاری بینکوں نے اپنا کاروبار گروپ لینڈنگ ماڈل سے کیا۔ وقت گذرنے کے ساتھ مالکاری کا ماڈل سالیڈیریٹی ماڈل سے انفرادی قرض گاری کی طرف ہو گیا ہے۔ 2018ء کے آخر میں مجموعی مالکاری میں انفرادی مالکاری کا حصہ 71.76 فیصد تک پہنچ گیا ہے جبکہ 2017ء میں 65.14 فیصد تھا۔ اس اضافے کا سبب خردمالکاری صنعت کی پختہ کاری اور قرض لینے والوں کو جانچنے کے مؤثر معیارات کی تشکیل بتائی جاتی ہے۔ خردمالکاری بینکوں کے ٹیکنالوجی کے استعمال اور کم آمدنی والے طبقوں کی مالی خواندگی میں اضافہ بھی خردمالکاری بینکوں کو گروہی قرض گاری کے بجائے انفرادی قرض گاری پر توجہ مرکوز کرنے میں مدد دے رہا ہے۔

امانتوں کی نمو کی رفتار بڑھ گئی جس سے خردمالکاری بینکوں کو فنڈنگ میں خود انحصاری حاصل کرنے میں مدد ملی ---

خردمالکاری بینکوں کی امانتوں کی بنیاد میں اضافہ ہورہا ہے جس سے انہیں اپنی فنڈنگ کی ضروریات میں خود انحصاری حاصل کرنے میں مدد مل رہی ہے (**جدول 7.1**)۔ 2017ء کے 54 فیصد کے مقابلے میں 2018ء کے دوران امانتیں 28.37 فیصد بڑھیں۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ امانتوں کی ہیئت ترکیبی افراد کی طرف مائل ہے جن کا اب مجموعی امانتوں میں 58 فیصد حصہ ہے جبکہ اداروں کا حصہ تقریباً 36 فیصد ہے۔ افراد کی امانتوں میں 2018ء کے دوران 23 فیصد کا ایک اور اضافہ دیکھا گیا۔ بلند نمو کے اس رجحان سے خردمالکاری بینکوں کو مستحکم اور مسلسل فنڈنگ فراہم کرنے میں مدد ملی ہے۔

---گو کہ امانتوں کا ارتکاز اب بھی قدرے زیادہ ہے

امانتوں کی بھرپور نمو نیز ان کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی حوصلہ افزا ہے کیونکہ اس سے اثاثوں کی نمو کو تقویت مل رہی ہے۔ تاہم خردمالکاری بینکوں کی امانتوں میں ارتکاز قدرے زیادہ ہے کیونکہ مجموعی امانتوں میں لگ بھگ 35 فیصد حصہ سب سے بڑے 25 امانت گزاروں کا ہے۔

نفع آوری میں کچھ کمی کے باوجود خردمالکاری بینکوں کی کفایت سرمایہ بہتر ہوئی ہے ---

2018ء کے دوران کاسبی اثاثے بڑھنے کے باوجود خردمالکاری بینکوں کی نفع آوری کچھ کم ہوئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ خردمالکاری بینکوں کے چینی کے شعبے کے انکشاف میں بھاری نادہندگیوں کے نتیجے میں تموینی اخراجات میں اضافہ تھا۔ نتیجے کے طور پر 2018ء میں نفع آوری کے اظہاریے نیچے گرے (**جدول 7.1**)۔ تاہم خردمالکاری بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ 2018ء میں ایک فیصدی درجے بہتر ہو کر 22.65 فیصد ہو گئی۔ نئے سرمائے کے ادخال اور بچت کردہ آمدنی اور ذخائر میں اضافے سے شرح کفایت سرمایہ میں بہتری آئی (**چارٹ 7.2**)۔

چارٹ 7.2: قرضوں میں نمو اور شرح کفایت سرمایہ میں کمی

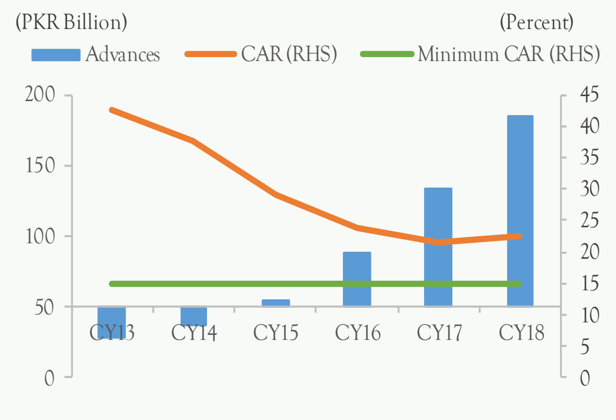

Source: SBP

ڈجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) میں اضافے سے مالی میدان بدل رہا ہے ---

نئی ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ بینکاری صنعت کے اندر منڈیوں، تقسیمی چینلز اور مصنوعات میں عدیم النظیر سطح کا انتشار ہے۔ موبائل فون، اسمارٹ کارڈ، انٹرنیٹ، اور دیگر ٹیکنالوجیز جیسے ڈجیٹل چینلز کا نفوذ نئے اختراعی ماڈلز پر منتج ہورہا ہے جو کم قیمتوں پر مؤثر اور صارفین تک وسیع تر رسائی کے ساتھ مالی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

گذشتہ کچھ عرصے میں اسٹیٹ بینک نے ملک میں ڈجیٹل ادائیگی چینلز کے فروغ میں مختلف اقدامات کیے ہیں۔ ان میں کچھ یہ ہیں: ایک مضبوط قانونی اور ضوابطی ڈھانچے کی تشکیل، مضبوط نظام ادائیگی کا انفرااسٹرکچر، رئیل ٹائم گراس سیٹلمنٹ (آر ٹی جی ایس) سسٹم، مکمل طور پر انٹر آپریبل اے ٹی ایم سوئچز، تیزی سے بڑھتی ہوئی انٹرنیٹ، موبائل اور برانچ لیس بینکاری خدمات کے ہمراہ پلاسٹک کارڈ (صرف اے ٹی ایم، ڈیبٹ، کریڈٹ اور پری پیڈ کارڈ)۔ یہ تمام اقدامات بزنس ٹو بزنس (بی ٹو بی)، بزنس ٹو کسٹمر (بی ٹو سی)، گورنمنٹ ٹو پرسن (جی ٹو پی) اور پرسن ٹو گورنمنٹ (پی ٹو جی) ادائیگیوں کے نئے امکانات کھول رہے ہیں۔ ان کوششوں کی بنا پر ڈجیٹل ادائیگیاں پاکستان میں بڑھ رہی ہیں (**دیکھیے باب 6**)۔ اس وقت ای بینکاری چینلز یعنی رئیل ٹائم آن لائن برانچز (آر ٹی او بی)، اے ٹیم ای، ای کامرس، انٹرنیٹ، موبائل فون، کال سینٹر / آئی وی آر بینکنگ کا مجموعی لین دین میں حصہ لگ بھگ 8 فیصد ہے۔

ادائیگیوں کی صنعت میں اختراع کو فروغ اور مالی شمولیت کو ترویج دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 'الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز' کے ضوابط جاری کیے۔[246] ان ضوابط کے تحت اسٹیٹ بینک نے غیر بینک اداروں کو بطور ای منی انسٹی ٹیوشنز (EMIs) لائسنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح مئی 2019ء میں متعلقہ فریقوں میں جدت کاری پر مبنی ڈجیٹل طریقے وضع کرنے میں مدد کے لیے "اختراعی چیلنج سہولت" کا آغاز کیا گیا ہے۔[247]

ڈجیٹل مالی خدمات کے 'قلب' برانچ لیس بینکاری کی نمو کی رفتار جاری ہے۔۔۔

برانچ لیس بینکاری اور ایم والٹ اکاؤنٹس کے آغاز کے ساتھ خردہ کاری بینکوں نے طبعی برانچوں کے بغیر عوام الناس تک پہنچنے کے امکانات بتدریج استعمال کرنا شروع کر دیے ہیں۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی رسائی اور کم عملی لاگت نے برانچ لیس بینکاری کی نمو کی رفتار تیز کر دی ہے۔ خاص طور پر آسان موبائل اکاؤنٹ اسکیم کم آمدنی والی آبادی کے لیے انٹر آپریبل پلیٹ فارم کے ذریعے اکاؤنٹ کھولنے کے عمل اور مالی خدمات کا استعمال سہل بنادیا ہے۔[248] 2018ء کے دوران برانچ لیس بینکاری کی کارکردگی پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اکاؤنٹس کی تعداد کی نمو میں تیزی برقرار ہے اور دوران سال اس میں 26.58 فیصد نمو ہوئی اور وہ 47 ملین تک پہنچ گئی۔ اسی طرح سال کے دوران برانچ لیس بینکاری امانتوں میں 12 فیصد نمو ہوئی (**جدول 7.2**)۔

جدول 7.2: برانچ لیس بینکاری کے اظہاریے

	2017ء	2018ء	سال بسال نمو (فیصد)
ایجنٹوں کی تعداد	405,673	425,199	4.81
کھاتوں کی تعداد	37,260,215	47,164,779	26.58
امانتیں (ملین روپے)	21,139	23,678	12.01
سودوں کی تعداد (000 میں)	647,615	955,044	47.47
سودوں کی مالیت (ملین روپے)	2,804,008	3,659,075	30.49
سودوں کی اوسط یومیہ تعداد	1,798,929	2,652,902	47.47

ماخذ: اسٹیٹ بینک

جہاں تک استعمال کا تعلق ہے، 2018ء کے دوران سودوں کی تعداد اور یومیہ سودوں کی اوسط تعداد میں بالترتیب 47 فیصد اور 41 فیصد کی نمو دیکھی گئی۔

اسٹیٹ بینک نے اپنی ذمہ داریوں کا ادراک کرتے ہوئے صارف کی جانچ پڑتال کا خطرے پر مبنی ایک مضبوط طریقہ کار رائج کیا ہے تاکہ برانچ لیس بینکاری چینلز کی صحت و درستی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اکاؤنٹ کے زمرے کی بنیاد پر صارف کی جانچ پڑتال کی شرائط میں نادرا سے صارف کے کوائف کی تصدیق، بایو میٹرک تصدیق، ٹرانزیکشن کی حد اور زیادہ سے زیادہ بیلنس کی حد شامل ہیں۔[249]

ابھی تک برانچ لیس بینکاری کے بہت سے امکانات استعمال میں نہیں آئے۔۔۔

برانچ لیس بینکاری کے شعبے میں پائیدار نمو کے باوجود ملک میں برانچ لیس بینکاری کی خدمات کو مزید وسیع کرنے کے بہت امکانات موجود ہیں جو استعمال نہیں ہوئے۔ برانچ لیس بینکاری کے میدان میں فعال اداروں کو ڈجیٹل مالی خدمات کو بھرپور طور پر روبہ عمل لانے میں جو مشکلات درپیش ہیں ان میں ایک انٹر آپریبل ڈجیٹل ایکو سسٹم کا قیام، مالی خواندگی بڑھانا، مصنوعات کی ترویج اور نئے استعمال کنندگان کی رجسٹریشن اور مصنوعات کی پیش کاری میں قدر اضافی پر مبنی خدمات کا استعمال بڑھانا شامل ہیں۔

بڑھتی ہوئی مالی شمولیت مالی استحکام کے حوالے سے محدود مسائل پیدا کرتی ہے۔۔۔

لٹریچر میں اس حوالے سے شواہد میں اضافہ ہورہا ہے کہ مالی شمولیت کے نظام کے مالی استحکام پر ملے جلے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بعض مثبت اثرات میں بینکاری صنعت کے اثاثوں میں توسیع، ڈپازٹر بیس کا متنوع ہونا اور زری تحریکات کی بہتر ترسیل وغیرہ شامل ہیں۔[250] دوسری طرف مالی شمولیت کے نئے اداروں اور آلات سے منسلک قرضے کی تیز نمو اور ناکافی یا ناموجود ضوابط کی بنا پر خطرے کی سطح بڑھ سکتی ہے خصوصاً ڈجیٹل مالی خدمات کی تیزی کے پیش نظر۔

چونکہ پاکستان میں مالی شمولیت کی حکمت عملی کو ایک مناسب و موزوں ضابطہ کارانہ اور نگراں ڈھانچے اور صارف کی خطرے پر مبنی جانچ پڑتال کی معاونت حاصل ہے اس لیے مالی خدمات کی گہرائی اور وسعت میں اضافے سے پیدا ہونے والے منفی پہلو محدود ہیں۔

آگے کا راستہ۔۔۔

قومی مالی شمولیت حکمت عملی کے نظر ثانی شدہ اہداف، جن میں صنفی توازن شامل ہے، اور جو موجودہ حکومت کے سو دن کے ایجنڈے میں متعین کیے گئے تھے، ان کے حصول کے لیے تمام متعلقہ فریقوں کی مربوط کاوشوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مشترکہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے ان اہداف سے مسلسل وابستگی درکار ہے۔

---

[246] پی ایس ڈی کا سرکلر نمبر 1 برائے 2019ء جو اس لنک پر دستیاب ہے:
http://www.sbp.org.pk/psd/2019/C1.htm

[247] اے سی ایم ایف ڈی کی گائیڈلائنز برائے 2019ء جو اس لنک پر دستیاب ہیں:
http://www.sbp.org.pk/Guidelines/ACMFD/2018/DFS-Guidelines.pdf

[248] اے سی ایم ایف ڈی کی گائیڈلائنز برائے 2019ء جو اس لنک پر دستیاب ہیں:
http://www.sbp.org.pk/Guidelines/ACMFD/2018/DFS-Guidelines.pdf

[249] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 9 برائے 2016ء؛ http://www.sbp.org.pk/bprd/2016/C9.htm

[250] مہروترا، آرون اور جیمز یٹ مین۔ "مالی شمولیت - مرکزی بینکوں کے مسائل"۔ بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس، 18 مارچ 2015ء، www.bis.org/publ/qtrpdf/r_qt1503h.htm.